بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷

شیخ یعقوب علی ایڈیٹر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

نمبر ۲۸ | قادیان دارالامن والامان ۱۰ اگست ۱۸۹۹ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر

قربان تیرے اے ہمارے **مجدد**
اس اختلاف کا قضیہ بھی چکا دیا۔ تصویر کی
بحث لفظ پرستوں سے ناشناسو ہین دیر سے
چلی آتی تھی خلیفۃ اللہ نے جو مصداق
مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ہے اپنے عمل سے
اس راہ کو صاف کر دیا۔
حضرت اقدس امام علیہ السلام کی تین تصویرین
ایک لسٹ (نصف قد) اور ایک
پورے قد کی اور ایک گروپ
ہین۔ قیمت ذیل مین درج ہے
درخواستین مشتہر کے نام جلد آنی
چاہئیین۔ درخواست کی تعمیل نقد
قیمت پر یا وی پی کے ذریعہ سے ہوگی

المشتہر

معراج الدین عمر ٹھیکیدار لنگے منڈی لاہور

تصاویر حضرت اقدس

ہول پلیٹ	لسٹ	۸ر
ہول پلیٹ	پوری	عہ
کیبنٹ سائز	لسٹ	۱۴ر
گروپ	—	۸ر

جس تصویر کی پشت پر مشتہر کے دستخط نہ ہون وہ مال مسروقہ تصور ہوگا۔

مولوی عبدالکریم صاحب کی خط معمولی ڈاک مین سے ایک دوست کے نام

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کا خط مجھے ملا۔ درد دل سے دعا کی گئی حضرت
اقدس کی خدمت مین مفصل عرض کیا گیا حضور
ممدوح نے پختہ وعدہ فرمایا اگر کوئی دنیا کے
کسی قانون پر کسی وعدہ پر کسی عہد پر وثوق کرسکتا
ہے تو ہمین اپنے خدا کے لاتبدیل کلام اسکے
استراری سنتون پر اس سے زیادہ قوی ایمان
ہے اور وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اجرَ
المحسنین اور پھر فرماتا ہے والعاقبۃ للمتقین
تو پھر ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ تعالے کا
مخلص ومحسن اور متقی بندہ بنے لوگ کسقدر
بھوکے پیاسے اس امر کے ہوتے ہین کہ کوئی
مجرب نسخہ انہین ملے بڑے بڑے ملکی مدبر
گذشتہ تواریخ کو پڑھکر اور پھر یکسان واقعات
مجربہ کو دیکھکر ایک استقرائی نتیجہ نکال لیتے ہین
اور پھر اسی دستور العمل بنانے کیلئے خوش
ہو جاتے ہین حالانکہ وہ نتائج علی الغالب
صحیح ہوتے ہین اور نہان درمیان اسباب

کی وجہ سے کبھی خطا بھی کرجاتے ہیں مگر ایک استقرائی تجربہ اور مجرب نسخہ ہم مسلمانوں کے پاس ایسا موجود ہے کہ جو لا معلوم وقتوں سے برتا جا رہا ہے اور کبھی نتیجہ خیز ہونے سے خطا نہیں کی آدم سے ہمارے سید الاصفیا اسوۃ الاتقیا صلے اللہ علیہ وسلم اور پھر ہمارے حضرت مسیح علیہ السلام تک تمام منعم علیہم کی اسپر مہر ہے اور وہ یہی ہے کہ خدا کی ساری نصرتیں اور تائیدیں صفت تقویٰ سے متصف ہونے پر موقوف ہیں خدا کی گورنمنٹ ممیز گورنمنٹ ہے اگر ایک انسان دوست دشمن اور نیک و بد سے یکسان معاملہ نہیں کرتا تو علیم حکیم کی کب شان ہے کہ ایسا کرے کتاب مجید میں فرماتا ہے ام نجعل المتقین کالفجار - کیا ہم فاجروں اور متقیوں سے یکسان معاملہ کرین گے ؟ ہرگز نہیں تو سب سے ضروری امر یہی ہے کہ انسان متقی بننے کی کوشش کرے اور رات دن استغفار کے حصن حصین میں پناہ ڈھونڈتا رہے نامراد وہ جو عورت کے پیٹ سے نکل کر ایک لحظہ بھر کے لئے بھی استغفار سے غافل ہوتا ہے آہ ! ایسے جنگل میں کہ لا انتہا چیتے اور بھیڑیے چاروں طرف سے کھانے کو لپک رہے ہیں کیونکر ایک شخص مزہ سے سو سکتا ہے -

آپ ہرگز قناعت نہ کرین جب تک دعا میں سرور اور ذوق پیدا نہ ہوجاوے اور کوشش کرین کہ نماز میں رکوع سجود کے اندر بعد مسنونانہ تسبیحات کے اپنی بولی میں لمبی لمبی دعائیں آمرزش گناہان کے لئے کی جاوین اور جب تک دل بول نہ اٹھے کہ آسمان کو اب میری آوازین چڑھنے لگ گئی ہین کسی اور حالت پر بس کرنا مومنانہ جوانمردی سے بعید سمجھنا چاہیئے یہی حالت ہے جسمین انسان ادعونی استجب لکم کی صحیح کیفیت سمجھنے لگتا ہے اور یہی وہ نقطہ ہے جہان پہنچکر اس کی آواز جناب ایزدی مین مسموع ہوتی ہے اور قبولیت کی لذیذ بشارتین اسے ملتی ہین بہت لوگ گھبرا گھبرا کر پوچھتے ہین کہ دعا کیونکر قبول ہو - اور پھر کہتے ہین کہ اتنے روز دعا مانگی کوئی اثر ظاہر نہین ہوا - کم حوصلہ مضطرب فطرت جلد اکتا جاتے اور سر رشتہ صبر ہاتھ سے دے بیٹھتے ہین ظاہری معالجات مین بھی ایسا ہی کرتے ہین - دو روز ایک طبیب کا نسخہ برتا پھر اکتا گئے اور دوسرے کیطرف رجوع کیا اور پھر اس سے بھی ہٹ گئے یہ راہ حسن ظن اور استقامت چاہتی ہے کبھی خائب و خاسر نہین ہوا وہ جسنے یہ دو مدرتے ساتھ لئے

آپ بھی سچی توبہ کے ساتھ اس عمل پر مواظبت فرماوین - مین بھی انشاء اللہ دعا کرونگا اور حضرت روح اللہ علیہ السلام سے بھی کراؤن گا اور عادت ہالوفے فرا جلدی اپنے حالات سے مطلع فرمایا کرین -

اگرچہ یہ ابتلا آپ کو تو تلخ ہی معلوم ہوتے ہون گے مگر مین تو آپ کے حق مین انھین مبارک اور ایمانی ترقی کا موجب دیکھتا ہون مین آپ کے حالات مین دیکھ رہا ہون کہ ان مخالفتون کی وجہ سے آپ ایک پختہ مسلمان بنگئے ہین اور اغیار سے شدید نفرت روح مین پیدا ہوگئی ہے - برادرم یہی گر ہے جس سے ایمان کامل حاصل ہوتا ہے خدا کہتا ہے -

وَمَن یَّکفُر بِالطَّاغُوتِ وَیُؤمِن بِاللّٰہِ فَقَدِ استَمسَکَ بِالعُروَۃِ الوُثقٰی

جب تک ابتلا کے کورہ مین انسان ڈالا نہ جائے کندن نہین ہوسکتا بڑے بدنصیب ہین وہ جو ہر وقت آرام اور چین مانگتے ہین کہ یہ ابرار و اخیار کی زندگی کی شان نہین ہمیشہ فسق و فجور نے انہی مخلون مین راہ پائی ہے جہان سے ابتلا و فتن رخصت ہوے اور آسودگی اور آرام نے جگہ لی خدا کی کتاب کہتی ہے واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق القول فدمرناہا تدمیرا تمام انبیا اور صلحا کی سوانح پڑھکر دیکھ لین یہ لوگ سدا بے آرامی کے طالب رہے ہین - یہ لوگ دیوانے تو نہین ہوتے کہ تن پروری اور تن آسانی کو چھوڑ کر دروازہ دروازہ سے دھکے کھاتے پھرتے ہین اور جنکی خیرخواہی کرتے ہین ان سے کیا کیا سنتے ہین آخر اس بے آرامی مین ہی کیا جوان سب تلخیون کو گوارا کرادیتا ہے ان کی اس استقامت و ہمت کو دیکھکر تو دنیا پرست تن آسانیون کے مبتلا انھین مجنون کہہ اٹھتے ہین آخری زمانہ مین اس برگزیدہ گروہ کا ایک کامل انسان جو ہم مین موجود ہے اسی لہجہ سے کہتا ہے - ؎

ہمہ درد و رایں عالم امان و عافیت خواہند
چہ افتاد این سر ما کہ میخواہد مصیبت ہا

مینے بارہا اپنے محبوب مرشد سید الاولیاء عیسی موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا ہے آپ فرماتے ہین ہم اسپر قادر ہین کہ ایسی تقریرین کرین اور ایسی تحریرین شائع کرین کہ لوگون کی مطلع صلح کل کے ڈھانچہ مین ڈھلی ہوئی ہون اور سب قومین علی اختلاف المشارب خوش ہوجاوین اور حکام و رعا مین سے کسیکو بھی کبھی ان پر نکتہ چینی کا موقع نہ مل سکے مگر اس خبیث دنیا کو خوش کرکے اپنے خدا کی دھتکار کی طاقت ہم کہان رکھ سکتے ہین -

اس نکتہ کیطرف اشارہ کرتی ہے یہ حدیث جو سید اہل البیت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات سے مروی ہے کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کے رستہ مین مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن پھر زندہ کیا جاؤن - الخ - مین خود اس راہ مین صاحب تجربہ ہون حزن و اندوہ کی گھڑیون مین جب کہ ہمجنسون کے ہاتھون سے سخت ستایا گیا ہون اور ان کی زبان سے ناگفتنی باتین سنین جنکی زبان میری مدح کرتے کرتے سوکھ سوکھ جاتی تھی تو ایسے اوقات مین تضرع و خشوع و ابتہال کی سیڑھی کے ذریعہ بڑی آسانی سے جناب الٰہی مین پہنچ گیا ہون مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ وہ ذوق و سرور کسی شادی مین نہین دیکھا جو ایسے وقت مین دعا مین حاصل ہوتا ہے اور بسا اوقات طبیعت اگر کچھ روز ابتلا دور ہوجائے تو پریشان اور روکھی سوکھی ہوجاتی ہے مینے ہمیشہ ایسے حال مین محسوس کیا ہے کہ اب دعا قبول ہوگئی اور رویا اور کشف کے ذریعہ مجھے اجابت دعا کی اطلاع بھی دیگئی آپ پر یقیناً خدا کی رحمت ہے کہ آپ کو بدسگال منصوبہ سازون

کے بارہ میں پھنس رہے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ موذی آپ پر مسلط ہو جاویں اور آپ کو ہلاک کر ڈالیں بلکہ اس لئے کہ آپ کا ایمان قوی ہو اور زمین سے تنگ ہو کر آسمان کی طرف دیکھنے کی عادت آپ ہو جاوے آخر میں مجبور ہوں کہ ایک دو باتیں آپ کو اور سنا دوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپ باوجود معرفت کے حضرت ید اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے پہلو تہی کر رہے ہیں کوئی عذر ہو وہ یہی ضعف ہے جو خدا تعالے پر کامل بھروسہ نہ ہونے سے پیدا ہوتا ہے کیا دنیا کا خوف ہے۔ میں آپ کی نسبت ایسا گمان نہیں کر سکتا اس لئے کہ یہ کمزوری پست فطرت مخنث طبع لوگوں کا خاصہ ہے اور کوئی روحانی تردد ہے اسکی تردید تو آپ پہلے خط میں کر چکے اور وعدہ کر چکے ہیں کہ اب بیعت کی راہ میں کوئی روک نہیں۔ یہی وقت چونکہ نازک ہے اور زندگی کا اعتبار نہیں سردست خط ہی کے ذریعہ سے بیعت کر لیں ملاقات پہ پھر دیکھا جاویگا۔ میری بڑی آرزو ہے کہ اس سدرۃ المنتہیٰ سے آپ کی شاخ کو پیوند نصیب ہو جائے والسلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ کا عاجز دوست
عبدالکریم سیالکوٹی

حضرت اقدس
اور
ایک ہندو گرو

یکم اگست ۱۸۹۹ء کو بعد مغرب حضرت اقدس کی ملاقات کے لئے ایک ہندو ساد ھو صاحب جو اپنے طبقہ میں مشہور گرو ہیں تشریف لائے حضرت اقدس جیسا آپ کا معمول ہے نہایت ملاطفت اور خندہ پیشانی سے پیش آئے اور باتیں کرتے رہے آخر میں گرو جی کے ایک ایک سوال پر حضرت نے ایک بے نظیر تقریر فرمائی۔ چونکہ مغرب کا وقت تھا تاریکی کے دستبدم پھیل جانے کی وجہ سے ہم اس پر قادر نہ ہو سکے کہ حسب معمول اسکو نوٹ کرتے۔ لہذا اس ملاقات میں سے کچھ باتیں جو حافظہ کے نوٹ بک میں محفوظ ہو گئیں انکو قلم بند کر کے اور اپنے محسن و مخدوم حضرت مولٰنا مولوی عبدالکریم سیالکوٹی ایدہ اللہ کی اصلاح سے ناظرین کی روحانی اور ایمانی ترقی کے لئے پیش کرتے ہیں پھر ہم اتنا کہہ دیتے ہیں کہ یہ حضور کی گفتگو کا خلاصہ یا مفہوم ہے جسکو ہمنے الفاظ میں قلم بند کیا ہے

(ایڈیٹر)

(**حضرت اقدس**) آپ کے ہاں جوگ کا طریق سناتن دھرم کے اصول پر ہے یا آریہ سماج کے اصول پر۔

(**سادھو**) سناتن دھرم کیموافق۔

(**حضرت اقدس**) آریہ سماج ایک ایسا فرقہ ہے جسمیں صرف کہنا ہے کرنا نہیں۔

(**سادھو**) بیشک یہ لوگ گورو کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور یہانتک کہ دیانند کو بھی گرو کی حیثیت سے نہیں مانتے کہتے ہیں کہ وہ ایک راہ بتا گیا ہے۔ اُسپر چلنا چاہئے

(**حضرت اقدس**) آپ کے جوگ کے لئے بڑی بڑی مشقتیں ہیں۔

(**سادھو**) جی ہاں۔

(**حضرت اقدس**) اس مشقت کے بعد کیا کوئی ایسی قوت اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے جس سے اُس پریم کا پتہ لگ جاوے جو اُس ریاضت کرنے والے کو خدا کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ محبت کا پتہ دروجود اُسوقت تک نہیں ملتا جب تک کہ دونوں طرف سے کامل محبت کا اظہار نہ ہو ادھر سے محبت کے جوش میں ہر قسم کے دُکھ اور تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے طیار ہو اور اُدھر سے یعنی پرمیشر کیطرف سے ایسا پرکاش اور روشنی یا نور اس کو ملے کہ وہ عام طور پر لوگوں میں ممتیز ہو جاوے۔

(**سادھو**) ہاں کچھ بل اور طاقت آہی جاتا ہے۔

(**حضرت اقدس**) بھلا کوئی ایسی طاقت اور بل کی بات آپ سنائیں جو آپ کی سُنی ہوئی نہ ہو بلکہ دیکھی ہوئی ہو یعنی آپ کے گرو میں یا اُن کے گرو میں۔ کیونکہ بات یہ ہے کہ سُنی ہوئی بات کچھ ایسی مؤثر نہیں ہوتی خواہ وہ کتنی ہی صحیح کیوں نہ ہو۔ قصّے کہانی کے ذیل میں سمجھی جاتی ہے جیسے مثلاً کوئی کہے کہ ایک ولیش ہے وہاں آدمی اُڑا کرتے ہیں اب ہمکو اُس کے ماننے میں ضرور تامل ہو گا کیونکہ ہمنے تو ایسے اُڑتے دیکھے ہیں اور نہ خود اُڑے ہیں پس قوت ایمان اور یقین کے بڑھانے کے لئے سُنی سنائی باتیں فائدہ نہیں پہنچاتی ہیں بلکہ تازہ بتازہ جو سامنے دیکھی جاویں اور اس سے بھی بڑھکر وہ جو خود انسان کی اپنی حالت پر وارد ہوں پس میرے اس سوال سے یہ غرض ہے کہ آپ کوئی ایسی بات بتلائیں جو اس ریاضت کرنے والوں میں آپ نے دیکھی ہوں یا سُنی ہوں۔

(**سادھو**) ہاں ہمارے جو گرو تھے اُن میں بعض بعض باتیں ایسی تھیں جو دوسرے کے مَن کی بات بوجھ لیتے تھے اور پھر جو مُنہ سے کہہ دیتے تھے ہو جاتا تھا۔ اور جو اُن کے گرو تھے اُنمیں بھی بہت سی باتیں ایسی ہوتی تھیں۔ مگر اُن کو دیکھا نہیں تاہم دیکھنے کے برابر ہے کیونکہ اُن کو مرے کوئی اسّی برس کے قریب ہوئے اور اُن کے دیکھنے والے ابھی موجود ہیں +

(**حضرت اقدس**) آپ نے بھی کوئی ریاضتیں کی تھیں +

(**سادھو**) جی ہاں میںنے بھی کی ہیں۔

(**حضرت**) کیا کیا +

(**سادھو**) پہلے چلہ کشی کیا کرتے تھے یہانتک کہ آٹھ مہینے کا ایک ہی چلہ تھا۔

(**حضرت**) اُس میں کیا کھاتے تھے +

(**سادھو**) پہلے چاولوں کا آٹا کھایا کرتے تھے پھر صرف پانی جو پکا کر رکھا ہوا تھا۔ یعنی ایک گاگر کا نصف جب رہجاوے تو وہ رکھ لیا کرتے تھے اور اُس میں سے سیر کچّا جکو پی لیا کرتے تھے اور اُسیوقت پیشاب کر لیا کرتے تھے اور پھر کچھ نہیں (ناظرین اس مقام کو یاد رکھیں ایک لطیفہ سنائیں گے)

(**حضرت**) کیا اُس میں نونا وغیرہ تو نہ ہوتا تھا؟۔

(**سادھو**) نہیں +

حضرت اقدس) پھر کیا اس ریاضت کی حالت میں آپ کو کچھ عجیب و غریب نظارے نظر آئے۔

سادھو) ہاں کبھی روشنی نظر آتی تھی جو اندر ہو جاتی تھی اور دور دور سے آتے جاتے آدمی نظر آجاتے تھے۔

اس کے بعد ادھر اُدھر کی باتیں قصبہ تکیریان کی جہاں سادھو صاحب رہتے تھے ہوتی رہیں اور کچھ باتیں سادھو جی کے ایک چودہ پندرہ سالہ چیلے اور اُنکی گدی وغیرہ کے متعلق ہوتی رہیں اور چند منٹ خاموشی رہی۔ پھر اس مہر سکوت کو سادھو صاحب نے اپنے اس ایک سوال سے توڑا۔

سادھو) کیا آپ پرمیشر کو اکار مانتے ہیں یا نراکار۔

(حضرت مولوی نورالدین صاحب نے اس موقع پر بطور تشریح عرض کیا کہ مورتی کے قابل یا ایسا خدا کہ مورتی کی ضرورت نہ ہو)

حضرت اقدس) ہم تو خدا کو مانتے ہیں اس کی عبادت اور پرستش کے لئے نہ تو ان استھنوں اور ریاضتوں کی ضرورت ہے اور نہ کسی مورتی کی حاجت ہے اور ہمارے مذہب میں خدا تعالےٰ کو حاصل کرنے اور اُس کی قدرت نمائیوں کے نظارے دیکھنے کے لئے ایسی تکالیف کے برداشت کرنے کی کچھ بھی حاجت نہیں وہ اپنے سچے پریمی بھگتوں کو آسان طریق سے جیسے ہم نے خود تجربہ کرکے دیکھ لیا ہے بہت جلد ملتا ہے انسان اگر اُسکی طرف ایک قدم اٹھاتا ہے تو وہ دو قدم اٹھاتا ہے انسان اگر تیز چلتا ہے تو وہ دوڑ کر اُسکے ہردے میں پرکاش کرتا ہے۔

میرے نزدیک مورتی بنانے والوں نے خدا تعالےٰ کی اُس حکمت اور راز کو نہیں سمجھا جو اُس نے اپنے آپ کو بظاہر ایک حالت غیب میں رکھا ہے خدا تعالےٰ کا غیب میں ہی ہونا انسان کے لئے تمام تلاش اور جستجو اور کل تحقیقاتوں کی راہوں کو کھولتا ہے جسقدر علوم اور معارف انسان پر کھلے ہیں وہ گو موجود تھے اور ہیں لیکن ایک وقت میں وہ غیب میں تھے انسان کی سعی اور کوشش کی قوت نے اپنی چمک دکھائی اور گوہر مقصود کو پالیا جسطرح پر ایک عاشق صادق ہوتا ہے اس کے محبوب اور معشوق کی غیر حاضری اور آنکھوں سے بظاہر دور ہونا اس کی محبت میں کچھ فرق نہیں ڈالتا۔ بلکہ وہ ظاہری ہجر اسکے اندر ایک قسم کی سوزش پیدا کرکے اس پر تخم سہاگ کو اور بھی ترقی دیتا ہے۔ اسی طرح بغیر مورتی کے خدا کو تلاش کرنے والا ایک سچی اور حقیقی محبت کا دعویدار بن سکتا ہے۔ جب کہ مورتی کے بدون اُسکی توجہ کامل طور پر اس پاک اور کامل ہستی کیطرف نہیں پڑسکتی۔ انسان اپنی محبت کا خود امتحان کرے اگر اُسکو اُس سوختہ دل عاشق کیطرح چلتے پھرتے بیٹھتے اُٹھتے غرض ہر حالت میں بیداری کی ہو یا خواب کی اپنے محبوب کا ہی چہرہ نظر آتا ہے اور کامل توجہ اسی طرف ہے تو سمجھے کہ واقعی مجھے خدا تعالےٰ سے ایک عشق ہے اور ضرور ضرور خدا تعالےٰ کا پرکاش اور پریم میرے اندر موجود ہے لیکن اگر دنیاوی امور اور خارجی بندھن اور رکاوٹیں اُسکی توجہ کو پھرا سکتی ہیں اور ایک لحظہ کے لئے بھی وہ خیال اُس کے دل سے نکل سکتا ہے تو میں سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا تعالےٰ کا عاشق نہیں اور اُس سے محبت نہیں کرتا۔ اور اسی لئے وہ روشنی اور نور جو سچے عاشقوں کو ملتا ہے اُسے نہیں ملتا۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں آکر اکثر لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے اور خدا کا انکار کر بیٹھے ہیں۔ نادانوں نے اپنی محبت کا امتحان نہیں کیا اور اُسکا وزن کئے بدون ہی خدا پر بدظن ہوگئے ہیں۔ پس میرے خیال میں خدا تعالےٰ کا غیب میں رہنا انسان کی سعادت اور رشد کو ترقی دینے کی خاطر ہے اور اُس کی روحانی قوتوں کو صاف کرکے جلا دینے کے لئے تاکہ وہ تو اُس میں پرکاش ہو ہم جو بار بار اشتہار دیتے ہیں اور لوگوں کو تجربہ کے لئے بلاتے ہیں بعض لوگ ہمکو دوکاندار کہتے ہیں کوئی کچھ بولتا ہے کوئی کچھ۔ غرض ان بھانت بھانت کی بولیوں کو سُنکر جو ہر ملک میں جو اس دنیا پر آباد ہے یورپ امریکہ وغیرہ میں اشتہار دیتے ہیں اُسکی غرض کیا ہے ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں تاکہ لوگوں کو اس خدا کیطرف رہنمائی کریں جسے ہمنے خود دیکھ لیا ہے یہ کوئی تماشائی بات اور قصہ کے رنگ میں ہم خدا کو دکھانا نہیں چاہتے۔ بلکہ ہم اپنی ذات اور اپنے وجود کو پیش کرکے دنیا کو خدا تعالیٰ کا وجود منوانا چاہتے ہیں۔ یہ ایک سیدھی بات ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف جسقدر کوئی قدم اُٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اُس سے زیادہ سرعت اور تیزی کے ساتھ اُسکی طرف آتا ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک معزز آدمی کا منظور نظر عزیز اور واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے تو کیا خدا تعالےٰ کا تقرب حاصل کرنے والا اپنے اندر اُن نشانات میں سے کچھ بھی حصہ نہ لیگا جو خدا تعالےٰ کی قدرتوں اور بے انتہا طاقتوں کا نمونہ ہوں۔

یہ یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کی غیرت کبھی تقاضا نہیں کرتی کہ اُسکو ایسی حالت میں چھوڑے کہ وہ ذلیل ہو کر پیسا جاوے نہیں بلکہ جیسے وہ خود وحدہ لاشریک ہے وہ اپنے اُس بندہ کو بھی ایک فرد اور وحدہ لاشریک بنا دیتا ہے۔ دنیا کے تختہ پر کوئی انسان اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتا ہر طرف سے اُس پر حملے ہوتے ہیں اور ہر حملہ کرنے والا اُس کی طاقت کے اندازہ سے بیخبر ہو کر جانتا ہے کہ میں اسے تباہ کر ڈالونگا لیکن آخر اُسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ اُس کا بچ نکلنا انسانی طاقت سے باہر کسی قوت کا کام ہے۔ کیونکہ اگر اُسے پہلے سے یہ علم ہوتا تو وہ حملہ بھی نہ کرتا پس وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کے حضور ایک تقرب حاصل کرتے ہیں اور دنیا میں اُنکے وجود اور ہستی پر ایک نشان ہوتے ہیں بظاہر اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ہر ایک مخالف اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ میرے مقابلہ میں یہ بچ نہیں سکتا۔ کیونکہ ہر قسم کی تدبیر اور کوشش کے نتائج اُسے یہیں تک پہنچاتے ہیں لیکن جب وہ اُس رو میں سے ایک عزت اور احترام کے ساتھ اور سلامتی

سے نکلتا تھا تو ایک دم کے لئے تو آدمی حیران ہونا پڑتا ہے کہ اگر انسانی طاقت کا ہی کام تھا تو اس کا بچنا محال تھا لیکن اب اس کا صحیح سلامت رہنا انسان نہیں بلکہ خدا کا کام ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ مقربان بارگاہ الٰہی پر جو مخالفانہ حملے ہوتے ہیں وہ کیوں ہوتے ہیں معرفت اور گیان کے کوچہ سے بیخبر لوگ ایسی مخالفتوں کو ایک ذلت سمجھتے ہیں مگر ان کو کیا خبر ہوتی ہے کہ اس ذلت میں ان کے لئے ایک عزت اور امتیاز نکلتا ہے جو اللہ تعالےٰ کے وجود اور ہستی پر ایک نشان ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ وجود آیات اللہ کہلاتے ہیں۔

غرض ہم جو اشتہار دے دیکر لوگوں کو بلاتے ہیں تو ہماری یہی آرزو ہے کہ ان کو اس خدا کا پتہ دیں جسے ہمنے پایا اور دیکھا ہے اور وہ اقرب راہ بتلائیں جس سے انسان جلد با خدا ہو جاتا ہے پس ہمارے خیال میں قصہ کہانی سے کوئی معرفت اور گیان ترقی نہیں پا سکتا جب تک کہ خود عملی حالت سے انسان نہ دیکھے۔ اور یہ بدون اس راہ کے جو ہماری راہ ہے میسر نہیں اور اس راہ کے لئے ایسی صعوبتوں اور مشقتوں کی ضرورت نہیں یہاں دل بکار ہے خدا تعالےٰ کی نگاہ دل پر پڑتی ہے۔ اور جس دل میں محبت اور عشق ہو اسکو مورتی سے کیا غرض؟

مورتی پوجا سے انسان کبھی صحیح اور یقینی نتائج پر پہنچ نہیں سکتا۔

خدا تعالےٰ کی نگاہ انسان مخلص کے دل کے ایک نقطہ پر ہوتی ہے جسکو وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسکی خاطر وہ خوشی دل سے ہر صعوبت و مکروہ کو برداشت کرلیگا۔ یہ ضرور نہیں کہ کوئی بڑی بڑی مشقتیں کرے اور دائم حاضر باش رہے ہم دیکھتے ہیں کہ خاکروب ہمارے مکان میں آکر بڑی تکلیف اٹھاتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے ہمارا ایک بڑا معزز مخلص دوست وہ کام نہیں کر سکتا تو کیا ہم اپنے وفادار احباب کو بیقدر سمجھیں اور خاکروب کو معزز و مکرم خیال کریں۔ بعض ہمارے ایسے بھی احباب ہیں جو مدتوں کے بعد تشریف لاتے ہیں اور انھیں ہر وقت ہمارے پاس بیٹھنا میسر نہیں آتا۔ مگر ہم خوب جانتے ہیں کہ ان کے دلوں کی بناوٹ ایسی ہے اور وہ اخلاص و مودت سے ایسی خمیر کئے گئے ہیں کہ ایک وقت ہمارے بڑے بڑے کام آسکتے ہیں۔ نظام قدرت میں بھی ہم ایسا ہی دیکھتے ہیں کہ جتنا شرف بڑھ جاتا ہے محنت اور کام ہلکا ہو جاتا ہے ایک مذکوری کو دیکھلو اناج پروانہ کا اسے دیا جاتا ہے اور ایک ہفتہ کے اندر حکم ہے کہ تعمیل کرکے حاضر ہو برسات ہو دھوپ ہو جاڑا ہو دیہات کے راستے خراب ہوں کوئی عذر سنا نہیں جاتا اور تنخواہ پوچھو تو پانچ روپے۔ اور حکام بالادست کا معاملہ اس کے بالکل برخلاف ہے۔ اس قانون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا قانون بھی اپنے برگزیدوں سے ایسا ہی ہے۔ خطرناک ریاضتیں کرنا اور اعضا اور قویٰ کو مجاہدات میں بیکار کر دینا محض نکمی بات اور لاحاصل ہے۔ اسی لئے ہمارے ہادی کامل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ

یعنی جب انسان کو صفت اسلام (گردن نہادن بر حکم خدا و موافقت تامہ بمقادیر الٰہیہ) میسر آجائے تو پھر رہبانیت یعنی ایسی مجاہدوں اور ریاضتوں کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد سادھو صاحب تشریف لے گئے اور کھانا رکھا گیا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے رہبانیت کو نہیں رکھا۔ اس لئے کہ وہ معرفت تامہ کا ذریعہ نہیں ہے۔

لطیفہ

سادھو صاحب نے اپنے تپ کے اندر خوراک کا ذکر کرتے ہوئے پانی کا ذکر فرمایا ہے کہ ان ایام میں ان کی وہی غذا تھی اسپر حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب نے ایک لطیفہ بیان فرمایا ہے کہ ان سے ایک تجربہ کار نے کہا کہ اگر بہت سا پانی پکایا جاوے یہانتک کہ پیالہ رہجاوے تو بہت مقوی ہوتا ہے کیونکہ وہ دراصل پانی نہیں ہوتا بلکہ ان کیڑوں کی جو پانی میں ہوتے ہیں یخنی ہوتی ہے۔

چہ خوش کہاں گوشت کھانا منع اور کہاں آبی کیڑوں کی یخنی۔ ہمارے خیال میں گوشت کا چسکا اجازت نہیں دیتا کہ ہڈی بھی چھوڑی جاوے اس لئے کیڑوں کے کل وجود کا ست لذیذ اور خوشگوار معلوم دیتا ہے اور جوگی ابیا سیوں کی منزلوں میں اس کی خوراک کا جواز احسن قرار دیا ہے۔

(ایڈیٹر)

مکتوب امام آخر الزمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی

مشفقی مکرمی حضرت پیر عباس علی شاہ صاحب زاد عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد ہذا دو قطعہ ہنڈوی عہ پہنچ گئے جزاکم اللہ خیراً۔ امور خمسہ کی بابت جو آپ نے حسب الارشاد منشی احمد جان صاحب تاکید لکھی ہے مناسب ہے کہ آپ بعد سلام مسنون منشی صاحب مخدوم کی خدمت اس عاجز کی طرف سے عرض کردیں کہ حتی الوسع آپ کے فرمودہ پر تعمیل ہوگی اور آپ کو خدا جزائے خیر بخشے یہ بھی گذارش کیجاتی ہے کہ حصہ سوم کتاب براہین احمدیہ میں جو دس و سوسوں کا بیان ہے وہ آریہ سماج والوں کے متعلق نہیں آریہ سماج ایک اور فرقہ ہے جو وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور دوسری کتابوں کو نعوذ باللہ انسانوں کا اختراع سمجھتے ہیں اس فرقہ کے رد کرنے کے لئے کتاب براہین احمدیہ میں دوسرا مقام ہے لیکن دس وساوس جو حصہ سوم میں لکھے گئے ہیں وہ برہمو سماج والوں کا رد ہے۔ یہ ایک اور فرقہ ہے جو کلکتہ اور ہندوستان کے

اکثر مقامات مین پھیلا ہوا ہے اور لاہور مین بھی موجود ہے یہ لوگ کتب الہامیہ کا انکار کرتے ہین اگرچہ ہندو ہین مگر وید کو نہین مانتے نہ اس کی تعلیم کو عمدہ سمجھتے ہین یہ لوگ آریہ سماج والون کی نسبت بہت ذی علم اور دانا ہوتے ہین اور کئی اصول ان کے اسلام سے ملتے ہین مثلاً یہ تناسخ کے قائل نہین بت پرستی کو برا سمجھتے ہین - خدا کو صاحب اولاد اور متولد ہونے سے پاک سمجھتے ہین مگر کتب الہامیہ کے منکر ہین اور الہام صرف ایسی باتون کا نام رکھتے ہین جنکو انسان خود اپنی عقل یا فکر کے ذریعہ سے پیدا کرے یا معمولی طور پر اس کے دل مین گذر جائین اور انبیاء کی متابعت کو ضروری نہین سمجھتے اور صرف عقل کو کافی قرار دیتے ہین الہام ربانی سے انکار کرنا انکا ایک مشہور اصول ہے جیسا رسالہ برادر ہند مین جو پنڈت شیو نراین کی طرف سے شایع ہوتا تھا چھپتا رہا ہے چونکہ ہندوستان مین ان کی جماعت بہت پھیل گئی ہے اور ان کے وساوس کا ضرر نو تعلیم یافتہ لوگون کو بہت پہنچتا ہے اور پہنچ رہا ہے اسلئے ضرور تھا کہ ان کا رد لکھا جاوے اور انکا کتب الہامیہ سے انکار کرنا ایسا جزو مذہب ہے جیسا کہ ہمارے یہان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار اصل مذہب ہے -

غرض آریہ سماج ایک الگ فرقہ ہے جو بہت ذلیل اور ناکارہ خیال رکھتا ہے اور وہ عقل کے پابند نہین بلکہ صرف وید پر چلتے ہین اور بہت سے واہیات اور مزخرفات کے قائل ہین مگر برہمو سماج کا فرقہ دلائل عقلیہ پر چلتا ہے اور اپنی عقل ناتمام کیوجہ سے کتب الہامیہ سے منکر ہے چونکہ انسان کا خاصہ ہے کہ معقولات سے زیادہ اور جلد تر متاثر ہوتا ہے اس لئے اطفال مدارس اور بہت سے نو تعلیم یافتہ ان کی سوفسطائی تقریرون سے متاثر ہو گئے اور

سید احمد خان بھی انھین کی ایک شاخ ہے اور انھین کی صحبتون سے متاثر تھے پس ان کے زہرناک وساوس کی بیخکنی کرنا ازحد ضرور تھا - لاہور کے برہمو سماج نے پرچہ رفاہ مین بہ نیت رد حصہ سوم کچھ لکھنا بھی شروع کیا ہے مگر حق محض کے آگے ان کی کوششین ضائع ہین عنقریب خدا انکو ذلیل اور رسوا کرے گا اور اپنے دین کی عظمت اور صداقت ظاہر کریگا

منشی احمد جان صاحب نے جو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تعریف مین مبالغہ نہو اسکا مطلب اس عاجز کو معلوم نہین ہوا اس کتاب مین تعریف قرآن شریف اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے سو وہ دونو دریاے بے انتہا ہین اگر تمام دنیا کے عاقل اور فاضل انکی تعریف کرین تب بھی حق تعریف کا ادا نہین ہو سکتا چہ جائیکہ مبالغہ تک نوبت پہنچے - ہان الہامی عبارت مین کہ جو اس عاجز پر خداوند کریم کی طرف سے القا ہوے کچھ کچھ تعریفین ایسی لکھی ہین کہ بظاہر اس عاجز کیطرف منسوب ہوتے ہین مگر حقیقت مین وہ سب تعریفین حضرت خاتم الانبیاء کی ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی وقت تک کوئی دوسرا انکی طرف منسوب ہو سکتا ہی کہ جب تک اس نبی کریم کی متابعت کرے اور جب متابعت سے ایک ذرہ منہ پھیرے تو پھر تحت الثری مین گر جاتا ہی ان الہامی عبارتون مین خداوند کریم کا یہی منشا ہے کہ تا اپنے نبی اور اپنی کتاب کی عظمت ظاہر کرے -

۸ نومبر ۱۸۸۲ء مطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ

فلسفہ مذہب

یہ کہتے ہین دانائے اسرار نیچر
کہ ہو ایک سے دوسرا جلوہ گستر
ہے پانی سے مٹی تو مٹی سے پتھر
ہون پانی بخارات ارضی نکل کر
رگڑ سے ہوئی آگ عالم مین پیدا
ہے اسٹیم مین اسکی طاقت ہویدا
اسی طرح چلتے چلے جاؤ اوپر
ملین گے پتے تمکو ایسے ہی یکسر
مگر دور پہنچو گے جب یان سے چلکر
تو ہو جائے گی عقل حیران و ششدر
نہ نکلو گا وان کام عقل بشر سے
نہ سمجھو گے اسکو نہ دیکھو نظر سے
خدا نے رکھے ہین عناصر جو پیدا
ہین ترکیب اجسام کے چند اجزا
اگر ہم بنا ئین کوئی ان سے پتلا
نہ بنے گا نہ ہم سے کوئی ایک بھنگا
بس اب جان لو یہ کہ صنعت ہی کسکی
بشر جس سے عاجز وہ حکمت ہی کسکی
اگر آپ سے آپ ہم بن بھی جاتے
عناصر سے اجسام ترکیب پاتے
مگر یہ حواس و خرد کیسے آتے
جو یون مغز سر اور دلین سماتے
بتاؤ یہ ادراک کس نے دیا ہے
شناسائے عالم یہ کس نے کیا ہے
خدا ہے وہی عقل مین جو نہ آئے
اسی کی ہے طاقت جو سب مین سمائے
اسی نے ہین یہ چاند سورج بنائے
اسی نے ہین یہ غنچہ و گل کھلائے
اسی نے یہ اجسام کو روح دی ہی
اسی سے یہ ارواح مین آگہی ہی
جو ہے نفس ناطق ہمارا تمھارا
جسے روح کہتے ہین عالم مین دانا
جو ہے سب حقایق کا ادراک کرتا
سمجھتا ہے جو خوب اپنا پرایا
توسل وہ رکھتا ہے قرب خدا سی
مدارج ہین حاصل اسے کبریا سی
ہے ادراک خالق سے لاچار دنیا
ہے مافوق عقل بشر ذات والا
منابع سے کب ہی خبردار دریا
نہ جانے کوئی ذرہ تعریف صحرا
خبر آگ کو کیا وہ آئی کہان سے
ہوا کو خبر کیا چلی وہ جہان سے
جمادات کیا ہین یہی خاک پتھر
ہون الماس و یاقوت یا لعل احمر
ہو چاندی کہ سونا ہو مٹی کہ کنکر
موثر ہے ان سب مین ترکیب نیچر
حرارت برودت رطوبت یبوست
بنائے انھین حسب فرمان قدرت
مری آنکھ سے دیکھ بندہ خدا کے
بتون مین جو آئین نظر اس کے جلوے
نشان ذرہ ذرہ مین اس کے ہین ملتے
جدا سب کی صورت جدا سب کے سانچے

ہے ہر ذرہ سورج سے آنکھیں لڑائے
کوئی ایک ذرہ تو ایسا بنائے
جمادات میں ہر شجر کے ہے لب پر
کہ خالق مرا ہے خداوند اکبر
ہے ہر نخل خالق کی قدرت کا دفتر
ہے ہر برگ میں صنعت خاص مضمر
کریں جذب اجسام میں حسب عادت
حرارت برودت رطوبت یبوست
کھڑا ہے وہ دیکھو جو نخل تناور
وہ چھوٹے سے اس بیج میں ہے سراسر
یہ صنعت ہے کس کی کرو غور دم بھر
کہ اس بیج میں آگیا وہ سمٹ کر
ذرا بڑ کو تم بیج میں بڑھ کے دیکھو
اثر بیج پتے میں تم جڑ کے دیکھو
درختوں کے نر مادہ کا کام دیکھو
توالد کا ان کے سر انجام دیکھو
کہیں نطفہ و شکل ارحام دیکھو
کہیں خاص قدرت کہیں عام دیکھو
کرو غور سر نہالی میں ان کے
بڑھاپے لڑکپن جوانی میں ان کے
کہیں مادہ سے نر ملاتا ہے جوڑا
رہے رحم میں نطفہ مادہ کے نر کا
کہیں رحم میں نطفہ لیجائے کیڑا
ہوا سے کہیں اڑ کے پہونچے وہ نطفا
بتاؤ تو یہ کارسازی ہے کس کی
زمانہ میں یہ ہاکبازی ہے کس کی
کہیں تخم بونے سے اوگے زمین پر
کہیں بیل چڑھے درختوں پہ تک بر
کہیں ہو سے شاخ قلم بار آور
کہیں شاخ پیوند ہو سایہ گستر
بدن میں جو انسان کے ترکیب دیکھو
شجر میں وہی حسن ترتیب دیکھو
نباتات کے بعد حیوان کو دیکھو
بناوٹ میں ترکیب انسان کو دیکھو
ہرن اور شیر نیستان کو دیکھو
نکر اور ماہی و سرطان کو دیکھو
طیور و وحوش اور سباع و بہایم
چرندہ و پرندہ و غزلان و بہایم
عیاں سب سے ہے صنعت حق کی قدرت
کہو تم خدایا لکھو اس کو فطرت
ہے ہر شے میں اس کی نمودار صنعت
ہے ہر ذرہ اس کی حمد… [illegible]

وہ صانع وہ خالق وہ مالک ہے سب کا
اسی سے عیاں جلوہ ہے روز و شب کا
جہان آئینہ ہم میں تصویر اس میں
خدا کی ہے صنعت سے تنویر اس میں
ہزاروں صنائع ہیں تحریر اس میں
ہے جلوہ فزا رنگ تقدیر اس میں
مٹے شکل یا اس کا آئینہ ٹوٹے
مصور کا اس سے تعلق نہ چھوٹے
یہ فوٹوگراف اور یہ تار برقی
جو ہیں معجزات کمالات علمی
یہ ساری کلیں جو ہیں تازہ ترقی
ہوں منسوب اس سے ہیں ایجاد جسکی
جو موجد ہیں اس کے وہی حق نما ہیں
جدا جو ہوں ان سے وہ حق سے جدا ہیں
ہے آواز کی چال تم سب نے دیکھی
ہوا کی ہے رفتار چلنے میں آندھی
چراغ اور سورج کی ہے چال برقی
گرج کی صدا سے چلے جلد بجلی
مگر کتنے سیارے پاؤ گے ایسے
جو بجلی سے ہیں سیکڑوں درجہ آگے
مگر ہمکو دی ہے خدا نے وہ طاقت
ملی ہے نفوس بشر کو وہ قدرت
جو سب سے زیادہ ہے سرگرم سرعت
ہے دل کے خزانہ میں یہ سب امانت
ادھر ہم نے سوچا ادھر ہم نے پایا
تصور خدا تک گیا اور آیا
ثنا اللہ ہری سے جو تم نے برادر
کرو اس کے مطلب کو تم یاد از بر
خدا نے کیا سب کو پیدا برابر
وہ ہر ایک مذہب میں ہے پاک و برتر
خدا کو ہر اک حال میں یاد رکھنا
مربیان مری روح کو شاد رکھنا

نکاح

ہفتہ زیر اشاعت میں ہمارے مکرم حکیم فضل الدین صاحب بھیروی کا مولوی بہار الدین صاحب احمد آبادی کی دختر نیک اختر سے نکاح ہوا بعد نماز مغرب مجلس نکاح منعقد ہوئی۔ حضرت اقدس مع جمیع احباب و خدام تشریف فرما تھے۔ مولوی نور الدین صاحب نے حسب معمول نہایت موثر مگر مختصر خطبہ نکاح پڑھا اور آخر میں یہ کہکر ختم کیا کہ خطبہ تو بفضلہ قرآن کریم کے بیان کردہ اصول معاشرت … [illegible]

لاہوری ملہم پارٹی اور ہماری حضرت ایدہ اللہ

من از آن حسن روز افزون کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردہ عصمت برون آرد زلیخا را

ہمارے معتقد ناظرین لاہوری ملہم کے نام سے الحکم کے کالموں میں مختلف نمبروں میں حضرت اقدس کے کسی مخالف کا ذکر پڑھ چکے ہیں اور یا ہی وجہ کہ انھوں نے مخالفت میں الہامی رنگ اور دعوی رکہا تہا اور رکہا ہے ناظرین کو ان کے متعلق چند ضروری امور اور کوائف کے معلوم کرنے کی بڑی آرزو ہی اول ہی اول جبکہ مولوی عبد الکریم صاحب کے سرکلر لیٹر میں یہ نام آیا تو خود مولانا کو اور ہمکو بہت سے خطوط حالات مزید کے معلوم کرنیکے لئے پہنچے لیکن نہ تو مولانا ممدوح کا اور نہ ہم بعض ضروری مصالح دین کی خاطر ان خطوط پر توجہ کرسکے لیکن الحکم کا نمبر زیر اشاعت ہمارے محسن و مخدوم مولوی نور الدین صاحب کا ایک پردہ بر انداز خط لیکر شائع ہوتا ہے اور آیندہ اس سلسلہ کے جاری رہنے کی امید کیجاتی ہے اسلئے ناظرین کو لاہوری ملہم اور انکی پارٹی کے متعلق انٹروڈیوس کرا دینا ضروری ہے۔ لاہوری ملہم صاحب کا نام الٰہی بخش ہے جو محکمہ نہر میں اکونٹنٹ ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا جب آپ قادیان میں تشریف لائے تھے اور انکی اصلاح کے لئے ضرورۃ الامام گرانقدر رسالہ کی ضرورت پڑی۔ منشی صاحب نے دعوی کیا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب کے خلاف الہام ہوئے ہیں اسپر حضرت اقدس نے صرف اسلام کی حالت پر اور نیز نوع انسان پر رحم کر کے یہ مناسب سمجھا کہ چونکہ یہ امر ایک سخت حربہ اسلام اور نفس الہام پر ہے مناسب سمجھا کہ ان لوگوں کے مخالف الہام جمع کر کے توجہ کی جاوے تاکہ کوئی فیصلہ ناطق ہو جاوے کیونکہ اس سے لوگ وہم میں پڑیں گے کہ جبکہ خدا ہی کی طرف سے الہام ہوتے ہیں تو متضاد الہام کے کیا معنے۔ غرض اس بنا پر خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوا جو درج اخبار ہوگا۔ مگر لاہوری ملہم صاحب اکیلے ہی نہیں ہیں آپ کی پارٹی میں اور صاحب بھی ہیں جنمیں سے منشی عبد الحق صاحب پنشنر اکونٹنٹ آپ کے الہامات کے مفسر ہیں اور سید فتح علی شاہ صاحب خان بہادر ڈپٹی کلکٹر اور حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر آپ کے پرانے رفیق ہیں غرض یہ چار آدمیوں کی پارٹی ہے سر دست اتنا ہی کہدینا کافی ہے اور حضرت اقدس کے خطوط اور مولوی نور الدین صاحب کے باقی خطوط جب درج ہونگے ان کے ساتھ ساتھ مختصر طور پر ضروری کوائف بتلاتے چلیں گے منشی صاحب کی طرز عمل سے ہر چند پایا جاتا تھا کہ انکی مخالفت سلسلہ ایک خاموشی کے عالم میں رہیگا بلکہ سنا گیا ہے کہ ملہم پارٹی منشی الٰہی بخش … [illegible]

[illegible]

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب

کا

ایک ضروری خط

برادرم منشی تاج الدین صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسوں شام کے وقت ایک میرے مکرم معظم دوست نے برسر مجلس ذکر فرمایا جسکا خلاصہ یہ تھا منشی تاج الدین صاحب نے ارقام فرمایا ہے ڈپٹی فتح علی شاہ صاحب نے مجھے دریافت کیا ہے کہ کیوں ابتک منشی الٰہی بخش صاحب نے اپنے الہامات درباب حضرت مرزا صاحب شائع نہیں فرمائے۔ ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ نور الدین نے کیا یعنی اس راقم خاکسار نے منشی جی کو منت وسماجت خط لکھا ہے کہ منشی صاحب ایسے الہامات کے شائع کرنے سے باز رہیں اس لئے منشی صاحب نے اشاعت الہامات مخالفہ مرزا صاحب سے اعراض کیا۔

برادرم! اس کلام کے سننے سے مجھ کو تعجب اور حیرت ہوئی۔ اور میں عام اہل اسلام کی حالت پر دیر تک افسوس کرتا رہا۔ تعجب اسلئے کہ ایک ملہم من اللہ جسکو الہام الٰہی سے ثابت ہو گیا کہ فلاں شخص اللہ ورسول کا مخالف ہے تو اس مخالف اللہ ورسول کا پردہ فاش کرنیکے لئے ہمہ تن متوجہ ہونا چاہئے تھا کسی کے روکنے سے وہ کیونکر رک سکتا تھا۔

۲ جب منشی الٰہی بخش صاحب کو ثابت ہو چکا کہ مرزا صاحب کے الہامات نعوذ باللہ شیطانی ہیں اور غلط ہوتے ہیں اور انکو پختہ طور پر معلوم ہے کہ نور الدین مرزا جی کا دل سے جان سے مال سے اور عزۃ وآبرو سے فدائی ہے اور پورا معتقد ہے تو مرزا کے ایسے معتقد کے خط بخلاف الہامات آلٰہیہ کیوں متبع ہوتے۔ **۳** نص صریح ہے کہ مامورین اللہ اور ان لوگوں کے کہنے پر نہیں چلا کرتے تو اگر نور الدین نے مداہنت چاہی تھی تو منشی الٰہی بخش صاحب پر واجب تھا کہ نور الدین کا وہ خط جسمیں اسنے منشی جی کو روکا ہے الہامات کیساتھ شائع کر دیتے تو حسب منشاء منشی صاحب مرزا جی کے ساتھ مرزا کے

ایک مرید کی بھی پردہ دری ہو جاتی اور اس سے عام لوگ نتیجہ نکالتے کہ یہ جماعت کیسی مکار ہے **۴** اگر وہ الہامات منشی جی کے منجانب اللہ ہوتے تو وہ کسی کے کہنے سے انکی اشاعت سے کیوں رکتے کیا انکو خبر نہیں۔ بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ کس کتاب کا حکم ہے کیا ان کو خبر نہیں کہ ودوا لو تدھن فیدھنون کون کہتا ہے **۵** مرزا صاحب نے منشی جی کو براہ راست خطوط لکھکر تحریک کی ہے پس اس تحریک کے مقابل نور الدین کا پرائیویٹ خط کیوں زیادہ موثر ہوا۔ **۶** مرزا صاحب اپنے الہامات اپنی تحقیقات کی اشاعت میں کیسے دلیر ہیں انکے مخالفوں کو چاہئے تھا کہ مرزا صاحب سے زیادہ دلیر ہوتے۔ کیوں؟ وہ لوگ اپنے گمان کیا یقین میں راستباز اور مرزا صاحب نعوذ باللہ مفتری ہیں **۷** منشی صاحب نے وعدہ کا ایفا نہ کیا۔ اور نور الدین کے کہنے سے ان العھد کان مسئولا سے کیوں بے پروائی کی **۸** ڈپٹی صاحب اول سید اہلبیت دوم دنیا میں معزز عہدہ پر ممتاز میرا دل نہیں پسند کرتا کہ میں مان لوں ایسا بڑا آدمی جھوٹھ بولتا ہو۔ جھوٹھ بولنا بڑے ہی کمینوں کا کام ہے جھوٹا ذلیل ہوتا ہے پس مجھ کو حیرت ہے کہ یہ غیر واقعہ کلمات کہاں سے نکلے **۹** میرے نزدیک مامور من اللہ اور دوسروں میں یہ بھی ایک فرق ہے کہ مامور من اللہ ہمت نہیں ہارتے۔ تھکتے نہیں۔ ڈرتے نہیں۔ گھبراتے نہیں مشکلات کیوقت دلیر ہوتے ہیں آخر کامیاب ہوتے ہیں۔ دیکھلو مرزا صاحب نے مخالفوں کے مقابلہ میں کیسے کیسے کام کئے ہیں۔ کیا ہمت ہاری ہے؟ نہیں! تھکا؟ نہیں! ڈرا ہے؟ نہیں کیا دلیر نہیں ہوا؟ کیا کامیاب نہیں ہوا؟ سوچو!!! **۱۰** وتلک عشرۃ کاملۃ۔

اگر منشی صاحب اپنے الہامات اور پیش از وقت اپنی پیشگوئیاں شائع کرتے تو انکو پتہ لگ جاتا کہ ان پیشگوئیوں کی اشاعت میں کیا کیا مشکلات آتی ہیں اور پھر انکو یہ بھی پتہ لگ جاتا کہ جو جو اعتراض انھوں نے مرزا جی پر کئے ہیں کیا وقعت رکھتے ہیں۔ مثلاً مرزا جی کے وعدہ پر۔ براہین احمدیہ کی اشاعت پیچھے ہوئی التواء میں ہے حالانکہ مخالفوں کے لئے بار بار اشتہار دئے گئے کہ وہ براہین کا روپیہ واپس لے لیں۔ اور روپیہ دیا بھی گیا) مثلاً آتھم کی پیشگوئی کہ آیا شرط پوری ہوئی جیسی الہام میں مشروط تھی یا نہ ہوئی۔ مثلاً

بشیر احمد کے متعلق کہ وہ موعود فرزند ہے حالانکہ وہ موعود حسب الہامات بحمد اللہ موجود ہیں۔ مثلاً انکا خیال کہ مسجد کا روپیہ مسجد پر خرچ ہوا یا نہیں۔ یا معرض التواء میں ہے وغیرہ وغیرہ۔ ابتک تو منشی صاحب اپنے گھر میں خاص خاص احباب کے سامنے بیان فرماتے ہیں اور ان کے احباب بھی فرماتے ہیں کہ ان کی پیشگوئیاں بہ نسبت مرزا جی کے بہت مصفی اور صحیح ہیں مگر جب معاملہ پبلک میں عام طور پر مرزا جی کیطرح پیش ہوں تب ظاہر ہو جاویگا کہ مامور من اللہ کون ہے؟ عند الامتحان یکرم الرجل او یہان

برادرم یاد رکھو جو باتیں الہامی طور ثابت ہوں انمیں اعلیٰ وہی ہیں جو لکھی ہوئی ہم دیکھیں۔ قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے ام عندھم الغیب فھم یکتبون نبی کریم کے مخالفوں پر بھی الزام قائم ہوا ہے کہ اگر ان کے پاس غیب ہے تو اسے لکھا ہوا پیش کریں۔ میرے بھائی آخر میں آپکو بڑے زور اور جوش سے نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کامل استقلال کامل بردباری کامل حوصلہ اعلیٰ ہمت سے کام لیکر اسوقت ڈپٹی صاحب سے دریافت فرماتے کہ لیس الخبر کالمعائنۃ۔ ہمیں وہ خط نور الدین کا دکھائیے آپ ڈپٹی صاحب اگرچہ راستباز ہیں مگر راستی کا ثبوت دینا راستبازی کے مخالف نہیں۔ مولی کریم بھی سچا مولی کا رسول بھی سچا۔ مگر پھر بھی دونوں نے اپنی صداقت کے ثبوت دئے ہیں۔ پس آپ راستباز سہی ہمیں راستبازی کے ثبوت سے محروم نہ فرماویں۔ بہرحال اب پھر کوشش کریں شاید اسی ذرہ سی بات میں حق ظاہر ہو جاوے کہ ڈپٹی صاحب اور انکو منشی صاحب کو یہ خبر دینے والا کیسا راستباز ہے ہمیں تو ایسی خبریں فوائد کا موجب ہیں اور انشاء اللہ بہتوں کیلئے ترقیات کا باعث ہونگی۔ اب آپ ہمت بلند سے کام لیں اور اس خط کو نکلوائیں جسمیں نور الدین نے خوشامد کرکے منشی جی کو روکا ہے۔ میرے بھائی میں دلیری سے عرض کرتا ہوں کہ میری تحریریں بچپن سے لیکر آجتک کبھی بھی ایسی نہیں جنکی اشاعت سے مجھے کسی نوع کا خطرہ ہو۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَھٰذِہٖ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیَّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ

۷ اگست ۱۸۹۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرہم عیسیٰ یا مرہم رسل یا مرہم حوارین

یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہی جو زخموں اور جراحتوں اور نیز زخموں کے نشان معدوم کرنیکے لئے نہایت نافع ہے

یہ وہ مرہم ہے جو واقع صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یعنی اُن کے صلیبی زخموں کے واسطے بنائی گئی تھی۔ جب کہ حضرت مسیح صلیب کے بعد حواریوں کو ملے اور اپنے وہ زخم اُن کو دکھائے جو صلیب پر کھینچنے سے آپ کے ہاتھوں اور پیروں میں لوہے کے کیل ٹھونکنے سے لگ گئے تھے تو حضرت مسیح کے ان چوٹوں اور زخموں کے لئے یہ مرہم طیار ہوئی۔

جو برابر چالیس روز تک حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپکو شفا بخشی۔

اور اس مرہم کا اس تواتر سے طبی کتابوں میں ذکر ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی ڈاکٹر اور کیا یہودی مجوسی طبیب اور کیا اطبّاء اسلام سب نے اس مرہم کو اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس مرہم کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے حواریوں نے اسکو بنایا تھا چنانچہ ہزار کتاب سے زیادہ میں اس مرہم عیسیٰ کا ذکر مع وجہ تسمیہ درج ہے اور اس کے عجیب و غریب فوائد کی سب نے شہادت دی ہے اور اس کی اکسیر تاثیر کو تمام طبیبوں نے تسلیم کیا ہے غرض اس مرہم کی تعریف میں اسیقدر لکھنا کافی ہے کہ

حضرت مسیح تو بیماروں کو اچھا کرتے تھے مگر اس مرہم نے حضرت مسیح ع کو اچھا کیا

یہ مرہم تمام قسم کے زخموں کے لئے نہایت پر تاثیر دوا ہی

اس کے لگانیکے ساتھ ہی زخم کی اصلاح شروع ہو جاتی ہی اور پھر زخم مندمل ہو جاتے ہیں مندرجہ ذیل امراض کیلئے جس قدر مرہم اور مالش کے تیل آجکل رائج ہیں سب سے بہتر اور زود اثر مفید ہے نہایت احتیاط سے اصل اجزا کو مہیا کر کے اس مرہم کو طیار کیا جاتا ہی۔ طاعون

سرطان کی زخم - خنازیر کے گھاؤ - گلٹیاں - چوٹوں کی زخم

پھنسی پھوڑی - گنج - خارش اور طرح طرح کی جلدی بیماریاں - ہر قسم کے ناسور پرانے گندی زخم تلی کے ورم - بواسیر کے درد ماتھوں کا سردی سے پھٹ جانا

کان سے ریم کا بہنا - جانوروں کا کاٹ لینا - جلجانا عورات کی خطرناک بیماریاں سرطان رحم وغیرہ وغیرہ

قیمت فی ڈبیہ عہ ۱۲

کارخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین لاہور

بھاٹی دروازہ سے طلب کرو۔

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا نسل سرخی ابتدائی۔ موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عا میرہ کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ عہ خالص ممیرہ فی ماشہ للعہ مصری سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہئے۔

المشتہر۔ پروفیسر میاسنگہ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

۱ مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتاہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگہ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے الخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہرکسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اس لئے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم سانگی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی۔

۲ مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میاسنگہ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مینے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵۰ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکو نپین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین انمین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پروسکتی تھی۔ اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳ مین نے ممیرے کے سرمہ کا جوکہ سردار میاسنگہ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین۔ استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطہ جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر پرجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴ مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتاہون کہ ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میاسنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا۔ میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میرشاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء مین جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا